ہفت روزہ رسالہ: 387
WEEKLY BOOKLET: 387

بخاری شریف کی پہلی اور آخری حدیث

(صفحات: 21)



بخاری شریف کیسے لکھی گئی؟ 02
عبادت کی 2 قسمیں 08
دینِ خدا کی مدد کی 7 صورتیں 13
نیت پر عمل کا انوکھا انداز 17

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

بخاری شریف کی پہلی اور آخری حدیث (1)

دعائے عطّار: یارَبَّ المصطفٰے! جو کوئی 21 صفحات کا رسالہ "بخاری شریف کی پہلی اور آخری حدیث" پڑھ یا سُن لے اُسے اپنے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شفاعت سے نواز کر جنّت الفردوس میں بے حساب داخلہ عطا فرما۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ حَفْص بن عبدُ اللہ رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ اَبُوزُرْعَہ رازِی رحمۃُ اللہ علیہ کو بعدِ وفات خواب میں دیکھا کہ وہ پہلے آسمان پر فرشتوں کو نماز پڑھا رہے ہیں، میں نے پوچھا: اے اَبُوزُرعَہ! آپ کو یہ اِنعام کس عبادت کے بدلے میں مِلا؟ اِرشاد فرمایا: "میں نے اپنے ہاتھ سے دَس لاکھ حدیثیں لکھی ہیں اور ہر حدیث میں "عَنِ النَّبِیِّ" کے بعد "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ" کہا ہے اور بے شک اللہ پاک کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک بھیجتا ہے تو اللہ پاک اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (تاریخ بغداد، 10/334 ملخصاً) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! معلوم ہوا یہ سب دُرُود و سلام کی بَرَکت ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

---

1 ...10 شوّال شریف کو اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہ علیہ کا "یومِ وِلادت" ہے۔ اس موقع پر دعوتِ اسلامی کے جامعاتُ المدینہ میں "دَورۃُ الحدیث شریف" کے طَلَبا کے درمیان اِفتتاحِ بخاری کا سلسلہ ہوتا ہے، 10 شوّال 1442 اور 1443 ہجری مطابق 22 مئی 2021 اور 11 مئی 2022 کے اِفتتاحِ بخاری کے موقع پر شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے بخاری شریف کی پہلی حدیثِ پاک پڑھ کر اس کے تحت کچھ مدنی پھول بیان فرمائے، جو ضرورتاً ترمیم و اضافے کے ساتھ المدینۃُ العلمیہ کے شعبہ "ہفتہ وار رسالہ مطالعہ" کی طرف سے رسالے کی صورت میں پیش کئے جارہے ہیں۔

اس واقعے میں جس بُزرگ کو خواب میں دیکھا گیا یعنی امامُ المُحَدِّثین حضرتِ ابو زُرْعَہ عُبَیْدُ اللہ بن عبدُ الکریم رازِی رحمۃُ اللہ علیہ (وفات:264ھ) یہ صحیح بخاری شریف کی اَحادیث کے راویوں میں سے ہیں۔ نیز بخاری شریف کی آخری حدیث کے راویوں میں بھی ان کا نام جگمگا رہا ہے۔

امام بخاری اور بخاری شریف

اے عاشقانِ رسول! ''بخاری شریف'' احادیثِ مبارکہ کی بڑی بابرکت اور عظیم کتاب ہے، اس کتاب کا پورا نام جو امامُ المُحَدِّثین ابو عبدُ اللہ حضرتِ امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃُ اللہ علیہ نے رکھا وہ یہ ہے: اَلْجَامِعُ الْمُسْنَدُ الصَّحِیْحُ الْمُخْتَصَرُ مِنْ اُمُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَسُنَنِہٖ وَاَیَّامِہٖ۔ (تہذیب الاسماء واللغات، 1/91)

بخاری شریف کے بارے میں کہا جاتا ہے: اَصَحُّ الْکُتُبِ بَعْدَ کِتَابِ اللّٰہِ اَلصَّحِیْحُ الْبُخَارِیُّ یعنی قرآنِ کریم کے بعد سب سے دُرست ترین کتاب صحیح بخاری ہے۔ (لمعات التنقیح، 1/123) امام بخاری رحمۃُ اللہ علیہ کا ایک اہم لَقَب ''اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الْحَدِیْث'' ہے۔

بخاری شریف کیسے لکھی گئی؟

حضرت امام بخاری رحمۃُ اللہ علیہ بڑے عاشقِ رسول اور نیک پرہیز گار بزرگ، زبردست عالمِ دین اور مُحَدِّث تھے، اَدب کا عالَم یہ تھا کہ ہر حدیث کو لکھنے اور کتاب میں شامل کرنے سے پہلے غسل فرماتے، پھر دو رَکعت نماز پڑھ کر حدیثِ پاک کی صحت (یعنی چند مخصوص شرائط کے سبب صحیح ہونے) کے بارے میں اِستخارہ فرماتے اور پھر اسے کتاب میں شامل کرتے۔ آپ رحمۃُ اللہ علیہ نے بخاری شریف 16 سال میں لکھی۔ (فتح الباری، 1/461 ملتقطاً)

بخاری شریف میں کتنی اَحادیث ہیں؟

امام بخاری رحمۃُ اللہ علیہ نے اپنی اِس کتاب کے لئے چھ لاکھ حدیثوں میں سے سَوا سات ہزار سے زائد حدیثوں کا اِنْتخاب فرمایا۔(تاریخ بغداد، 2/14) شارِحِ بُخاری حضرت علّامہ شریفُ الحق اَمجدی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخُ الاِسلام امامُ المُحَدِّثین حضرتِ علّامہ حافظ اِبنِ حَجَر عَسقَلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی تحقیق کے مطابق "صحیح بخاری شریف" میں اَحادیثِ مُبارکہ کی کُل تعداد سات ہزار تین سو ستانوے (7397) ہے۔(نزہۃ القاری، 1/136)

بخاری شریف لکھنے کا سبب

"صحیح بخاری شریف" لکھنے کا سبب امام بخاری رحمۃُ اللہ علیہ کے استادِ محترم کی ترغیب ہے، جیسا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے استادِ محترم حضرتِ امام اسحاق بن رَاہْوَیہ رحمۃُ اللہ علیہ نے ایک دن اپنے شاگردوں سے فرمایا: اگر تم لوگوں سے ہو سکے تو کوئی ایسی مختصر کتاب لکھ دو جس میں صحیح احادیث ہی ہوں، اُس وقت امام بخاری رحمۃُ اللہ علیہ بھی وہاں حاضر تھے، ان کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی، اُسی وقت انہوں نے دِل ہی دِل میں طے کر لیا کہ میں ایسی کتاب لکھوں گا۔(تاریخ ابن عساکر، 52/72)

صحیح حدیث کا مطلب

عوام کے لئے ایک اہم بات یہ ہے کہ احادیث کی کئی اَقْسام ہیں اور "صحیح" حدیثِ پاک کی اعلیٰ قسم ہے کہ سَنَد و مَتْن کی صحت کے اِعتبار سے اس کی خُوب چھان بین ہوئی ہے، اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ صحیح حدیث کے مُقابلے میں جو دیگر اَحادیث ہیں وہ سب غلط ہیں بلکہ اُن احادیث کی اپنی اپنی تعریفات ہیں، البتّہ بخاری شریف میں صحیح درجے کی احادیث جمع کی گئی ہیں۔

بخاری شریف کی برکتیں

اے عاشقانِ رسول! مُشکلیں حَل ہونے کے لئے "بخاری شریف" کے ختم کو بُزُرگوں نے مُجَرَّب (آزمایا ہوا) لکھا ہے۔ حضرتِ امام اَصیلُ الدِّین رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے اپنی اور دوسروں کی مُشکِلات و پریشانیوں کے لئے "صحیح بخاری" کا 120 بار ختم کیا پس ساری مُرادیں اور ضروریات پوری ہوئیں، یہ ساری برکتیں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ہیں۔ قَحط سالی (یعنی بارشیں نہ ہو رہی ہوں اور اَناج کی تنگی ہو گئی ہو، ان دنوں) میں اگر یہ کتاب پڑھی جائے تو بارش ہو جاتی ہے اور جس کشتی میں یہ کتاب ہو وہ کشتی ڈوبتی نہیں ہے۔ (مرقاۃ، 1/54) بُزُرگانِ دین رحمۃُ اللہ علیہم نے خَتمِ بخاری کے موقع پر سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دیدار بھی کیا ہے۔ (الفوائد الدراری، 1/157) اللہ پاک نے بخاری شریف کو بڑی مَقْبولیَّت عطا فرمائی ہے۔ صَدیاں (یعنی سینکڑوں برس) گزر جانے کے باوجود اب تک یہ مبارک کتاب اسلامی مَدارِس میں پڑھائی جاتی ہے۔ اللہ پاک ہمیں اِس مبارک کتاب کی برکتیں نصیب فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

میری کتاب کا درس کیوں نہیں دیتے؟

حضرت امام بخاری رحمۃُ اللہ علیہ نے یوں تو کئی کتابیں لکھیں لیکن جو مَقْبولیَّت اور شُہرت "صحیح بخاری شریف" کو ملی وہ کسی اور کتاب کو حاصل نہ ہو سکی۔ حضرت امام ابو زید محمد بن احمد مَروَزی شافعی رحمۃُ اللہ علیہ ایک مرتبہ مکۂ پاک میں مقامِ ابراہیم اور حَجَرِ اَسْوَد کے درمیان سوئے ہوئے تھے کہ خواب میں اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت کی، حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اے ابو زید! ہماری کتاب کا دَرس

کیوں نہیں دیتے؟ انہوں نے عرض کیا: یارَسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم! میری جان آپ پر قربان! آپ کی کتاب کون سی ہے؟ تو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جامع محمد بن اسماعیل“ یعنی امام بُخاری رحمۃُ اللہ علیہ کی کتاب ”صحیح بخاری شریف۔“

(التدوین فی اخبار قزوین، 2/46)

بخاری شریف کی پہلی حدیثِ پاک

عَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيُّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَبْنَ الخَطَّابِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عَلَى المِنْبَرِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا، أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ

ترجمہ: حضرتِ عَلقَمہ بن وقاص لَیثی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ عمر بن خطاب رضی اللہُ عنہ کو منبر شریف پر یہ کہتے ہوئے سُنا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے: بے شک اعمال کا دار و مدار نیّت ہی پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جو اُس نے نیّت کی تو جس کی ہجرت دُنیا کی طرف ہو جسے وہ حاصِل کرے یا کسی عورت کی طرف ہو جس سے وہ نکاح کرے تو اُس کی ہجرت اُسی کی طرف ہے جس کی طرف اُس نے ہجرت کی۔ (بخاری، 1/5، حدیث: 1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

شرحِ حدیث اور راوی کا مختصر تعارُف

اِس مُبارک حدیث کے راوِی مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ امیرُ المؤمنین حضرتِ اَبو حَفص عُمر بن خطاب رضی اللہُ عنہ ہیں۔ اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکّی مَدَنی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی دعا سے آپ ایمان لائے، آپ اسلام لانے والے چالیسویں

www.dawateislami.net

مسلمان ہیں، اس وجہ سے آپ کو "مُتَمِّمُ الْاَرْبَعِیْن" (یعنی چالیس کے عدد کو پُورا کرنے والے) بھی کہتے ہیں۔ (ابن ماجہ، 1/77، حدیث: 105۔ معجم کبیر، 12/47، حدیث: 12470) آپ رضی اللہُ عنہ عَشَرۂ مُبَشَّرہ میں سے ہیں (یعنی اُن دس خوش نصیب صحابۂ کرام میں سے ہیں جنہیں رحمتِ عالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے خُصُوصیّت کے ساتھ جنّت کی خوشخبری عنایت فرمائی)۔ امیرُ المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ سے 539 احادیثِ مُبارَکہ روایت کی گئیں ہیں جن میں سے تقریباً 81 روایات بخاری و مسلم شریف میں ہیں۔ (تہذیب الاسماء واللغات، 2/325) آپ رضی اللہُ عنہ کے حالاتِ مبارکہ کی معلومات کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو جلدوں پر مشتمل کتاب "فیضانِ فاروقِ اعظم" اور رسالہ "کراماتِ فاروقِ اعظم" کو پڑھنا بہت مفید ہے۔

صحابہ اور اہلِ بیت کی دل میں محبّت ہے بَفَیضانِ رَضا میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

حدیثِ پاک کے لفظ "اَلْاَعْمَال" سے مراد

شارحِ بخاری حضرت علّامہ شریف الحق اَمجدی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یہ (یعنی بخاری شریف کی پہلی حدیث پاک میں آیا ہوا لفظ "اعمال") عبادات، مُحَرَّمات، مَکْرُوہات، مُباحات سب کو شامل ہے مگر یہاں مراد صرف اعمالِ صالحہ ہیں اور گہری نظر سے دیکھا جائے تو مُباحات بھی۔ (نزہۃ القاری، 1/224، تحت الحدیث: 1) یعنی اگر کوئی مُباح کام بھی اچھی نیّت کے ساتھ کیا جائے تو وہ عبادت بَن جاتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

نیّت کسے کہتے ہیں؟

حضرت علّامہ شریف الحق امجدی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: "نیّات" نیّت کی جمع ہے، نیّت

دل کے پکّے ارادے کو کہتے ہیں خواہ وہ کسی چیز کا ہو اور شریعت میں عبادت کے ارادے کو نیّت کہتے ہیں۔ کسی بھی عملِ خیر پر ثواب نیّت ہی سے ملے گا، بغیر نیّت کوئی ثواب نہیں ملے گا۔ (نزہۃ القاری، ۱/224، 227، تحت الحدیث: 1)

نیّت کے تین حروف کی نسبت سے 3 فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

﴿1﴾ مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، 6/185، حدیث: 5942)

﴿2﴾ اچھی نیّت بندے کو جنّت میں داخل کرے گی۔ (مسند الفردوس، 4/305، حدیث: 6895)

﴿3﴾ جس نے نیکی کا ارادہ کیا پھر اُسے نہ کیا تو اس کے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی۔ (مسلم، ص74، حدیث: 337)

پکّے ارادے کا مطلب یہ ہے کہ میں نے یہ کام کرنا ہی ہے، اگر کشمکش ہو یعنی یہ ہو گا تو کروں گا، وہ ہو گا تو کروں گا، کوشش کروں گا وغیرہ تو پھر یہ وہ نیّت نہیں ہے جس پر ثواب کی خوشخبری بیان کی جارہی ہے۔

بُزُرگانِ دین اور عِلمِ نیّت

ہمارے بُزُرگانِ دین رحمۃ اللہ علیہم عمل سے پہلے نیّت سیکھا کرتے تھے۔ حضرتِ سفیان ثَوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: پہلے کے لوگ عمل کے لئے اِس طرح نیّت سیکھتے تھے جس طرح عمل سیکھتے تھے۔ (قوت القلوب، 2/268)

بعض علمائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم نے فرمایا: عمل سے پہلے اس کی نیّت سیکھو! اور جب تک تم نیکی کی نیّت پر رہو گے بھلائی پر رہو گے۔ (قوت القلوب، 2/268)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! پہلے باقاعدہ "نیّت" سِکھائی جاتی تھی، یہ ایک بہت بڑا موضوع ہوتا تھا۔ علمائے نیّت بھی ہوتے تھے، اب تو خدا ہی بہتر جانے۔ عام طور پر اَب

www.dawateislami.net

مدارسِ دِینیہ میں نیّت کا باب تفصیلی طور پر نہیں پڑھایا جاتا، پہلے کے مقابلے میں اب درسِ نِظامی کی مدّت بھی کم ہو گئی ہے، خدا جانے آگے چل کے کیا ہو گا؟ ہو سکتا ہے کہ پھر صرف موضوع ہی رہ جائے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارا عِلمِ دین حاصل کرنے کی طرف رُجحان بہت کم ہو گیا ہے۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کو سلامت رکھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! (بوائز اینڈ گرلز) کی ایک تعداد ہے جو جامعاتُ المدینہ میں عِلمِ دین سیکھنے آرہی ہے ورنہ حالات بڑے نازُک ہو رہے ہیں۔

عبادت کی 2 قسمیں

اے عاشقانِ رسول! عبادت و نیّت کا گہرا تَعَلُّق ہے جیسا کہ عبادت کی دو قسمیں ہیں:

﴿1﴾ عبادتِ مَقْصُودَہ: جیسے نماز روزہ کہ ان سے مقصود ثواب حاصل کرنا ہے، انہیں اگر بغیر نیّت ادا کیا جائے تو یہ صحیح نہ ہوں گے، اس لئے کہ ان کے کرنے کا مقصد ہی ثواب حاصل کرنا تھا اور جب ثواب ختم ہو گیا تو اس کی وجہ سے اصل شے ہی ادا نہ ہو گی (یعنی بغیر نیّت کے نماز ہو گی نہ ہی روزہ ہو گا) اسی طرح جو بھی عباداتِ مَقْصُودَہ ہیں وہ بغیر نیّت کے صحیح نہیں ہوں گی۔

﴿2﴾ اور دوسری قسم ہے: عباداتِ غیرِ مَقْصُودَہ۔ جو دوسری عبادتوں کے لئے ذریعہ ہو جیسے نماز کے لئے چلنا، وضو، غسل وغیرہ۔ ان عباداتِ غیرِ مقصودہ کو اگر کوئی نیّتِ عبادت کے ساتھ کرے گا تو اُسے ثواب ملے گا اور اگر بِلا نیّت کرے گا تو ثواب نہیں ملے گا مگر ان کا ذریعہ یا وسیلہ بننا اب بھی درست ہو گا اور بغیر نیّت والے وضو اور غسل سے نماز صحیح ہو جائے گی۔ (نزہۃ القاری، 1/226) فرض کیجئے کہ زید بے وضو تھا، اچانک بارش شروع ہو گئی اور اس کے تمام اعضائے وضو بارش کے پانی سے دُھل گئے تو ایسی صورت میں زید کی نیّت وضو

کی نہیں تھی لیکن چونکہ اَعْضائے وضو اس کے دُھل چُکے یعنی سارے اَعْضائے وضو پر کم اَز کم دو دو قطرے پانی کے بہہ گئے اور سر پر بھی کم اَز کم پانی کی تری آگئی تو اس کا وضو ہو گیا مگر وضو کا ثواب نہیں ملے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

نیّت کے بدلنے سے حکم بدل جاتا ہے

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ ایک صاحب نے چندہ (دے کر) مسجد بنوانے کی کوشش کی، اِسی وجہ سے اپنا نام بھی پتھر میں لکھوانا چاہتے ہیں۔ آیا نام لکھوانا شرعاً درست ہے یا نہیں؟ آپ رحمۃُ اللہ علیہ نے جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: نام لکھوانے کا حکم نیّت کے بدلنے سے مختلف ہوتا ہے اگر نیّت رِیا و نمود ہے (یعنی دِکھاوے کے لئے ہے تو) حرام و مَرْدُود ہے اور اگر نیّت یہ ہے کہ جب تک نام لکھا رہے مسلمان دُعا سے یاد کریں تو حرج نہیں اور حتَّی الْاِمْکان مسلمان کا کام نیک نیّتی ہی پر محمول کیا جائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ، 23/ 389 تسہیلاً)

کسی کو رِیاکار نہ کہیں، نہ سمجھیں

اے عاشقانِ رسول! ہم مسلمان کے ساتھ حُسنِ ظن رکھیں گے کہ اس نے کسی مسجد یا کتاب یا کسی بھی عبادت کی چیز پر نام لکھوایا، ہم ایک دَم سے اس کو رِیاکار نہ کہیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بدگمانی غیبت سے کم گناہ نہیں ہے۔ بِالْفرض! وہ رِیاکار ہے بھی تو رِیا کا تعلُّق دل سے ہے اور یہ دِل کی بیماریوں میں سے ہے، ہمارے پاس کون سا آلہ ہے جس سے ہمیں پتا چل گیا کہ اس نے نام رِیا کے لئے لکھوایا ہے اگرچہ وہ رِیاکار ہو وہ عِنْدَ اللہ

(یعنی اللہ پاک کے ہاں) رِیاکار ہے۔ ہم نے اگر اس کے بارے میں ایسا سوچا تو اس سے بدگمانی کرکے ہم گناہ گار ہو چکے اور کہہ بھی دیا کہ یہ رِیا کر رہا ہے پھر تو یہ تہمت ہو گئی جو بدگمانی سے بھی زیادہ خطرناک ہو سکتی ہے، یہ حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے، لوگ بات بات پر کہہ دیتے ہیں کہ "یہ جھوٹ بولتا ہے، دِکھاوا کرتا ہے، یہ اِس لئے کرتا ہے، اُس لئے کرتا ہے"، بعض صورتوں میں بِلاوجہ ہم ایسی باتیں کر جاتے ہیں جو تہمت میں آتی ہیں، تہمت کی بُرائی میں ایک حدیثِ پاک بڑی ڈرانے والی ہے کہ "تہمت لگانے والے کو رَدْغَةُ الْخَبَال میں رکھا جائے گا، یہاں تک کہ وہ اپنی اس تہمت سے نکل جائے۔ (ابوداؤد، 3/427، حدیث:3597) رَدْغَةُ الْخَبَال ایسی جگہ ہے جہاں جہنمیوں کا خون اور پیپ جمع ہوتا ہے۔ (معالم السنن، 3/175) واقعی تُہمت بہت خطرناک ہے۔ ہمارے روز مَرَّہ کے معمولات میں سے تہمت کی چند مثالیں یہ ہیں: کسی کے بارے میں بولیں گے: یہ مَطْلبی ہے، مَفاد پَرَست ہے، مَفاد ہوتا ہے تو یہ کام کرتا ہے ورنہ نہیں کرتا، ان میں بعض صورتوں میں ہماری گفتگو سو فیصد تہمت ہی ہوتی ہے۔

خوبصورت بات

یوں تو سرکارِ دوعالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ہر بات مجھے (یعنی الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کو) پسند ہے البتّہ گفتگو کے بارے میں سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے ایک بات مجھے بڑی پسند آئی وہ یہ کہ "سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کبھی کسی سے وہ بات کرتے ہی نہیں تھے جو اُسے ناپسند ہو۔" (شمائل محمدیہ، ص197، حدیث:329)

خدا کی قسم! یہ اتنا پیارا مدنی پھول ہے کہ اگر یہ سنّتِ کریمہ ہماری عادت میں شامل ہو

جائے تو سارے فساد ختم ہو جائیں اللہ کرے کہ گفتگو سے پہلے ہماری یہ سوچنے کی عادت بن جائے کہ میں جو بات کرنے لگا ہوں کیا پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم یہ بات کرتے؟ میں جو بات کرنے لگا ہوں کیا وہ بات سامنے والے کو سُن کر پسند آئے گی؟ جبکہ شرعاً وہ بات کہنے کی ضرورت بھی نہ ہو۔ اس طرح سوچنے سے میرا خیال ہے کہ ہم بہت ساری خرابیوں سے بچ جائیں گے، ہمارا ماحول مدینہ مدینہ ہو جائے گا، اللہ کرے! مجھے بھی اس پر عمل کی سعادت مل جائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

دین کا تہائی حِصّہ

حضرتِ امام شافعی اور دوسرے اَئمہ کرام رحمۃُ اللہِ علیہم اِس حدیثِ پاک "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ" کے بارے میں فرماتے ہیں: یہ حدیث "ثُلثِ اسلام" یعنی دین کا تہائی حصہ ہے۔ (شرح مسلم للنووی، 13/53)

امامُ الفُقَہا و المُحَدِّثِین حضرت علّامہ بدرُ الدّین محمود بن احمد عَینی حَنَفی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: اس حدیثِ پاک میں نیّت کا بیان ہے اور اسلام کے احکام پر عمل تین طرح سے ہوتا ہے: ﴿1﴾ قَول سے ﴿2﴾ فعل سے اور ﴿3﴾ نیّت سے، لہٰذا "نیّت ایک تہائی اسلام" ہے۔ (عمدۃ القاری، 1/49، تحت الحدیث: 1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

عبادت کے 2 جُز

امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: عبادت کے دو حِصّے ہیں: ﴿1﴾ نیّت اور ﴿2﴾ عمل۔

لیکن نیّت کی اہمیت زیادہ ہے کیونکہ اعضا(Parts of Body) سے عمل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اس عمل کا اثر دل پر پڑے اور دل بھلائی کی طرف مائل ہو کر بُرائی سے دور ہو جیسا کہ سجدہ کرنے کا مقصد صرف پیشانی کا زمین پر رکھنا نہیں بلکہ دل میں خُضُوع (یعنی عاجزی) پیدا کرنا ہے، یونہی زکوٰۃ کی ادائیگی کا مقصد صرف یہ نہیں کہ مال اپنی ملکیت سے نکل جائے بلکہ دل سے بُخل کی گندگی کو دور کرنا مقصود ہے اور یہ مقصد مال کا دل سے تعلُّق توڑنے سے حاصل ہوگا، اس لئے آپ بھی کوشش کیجئے کہ اپنے تمام اعمال میں اچھی نیّتوں کی کثرت کریں، حتّٰی کہ ایک عمل کے لئے کئی کئی نیّتیں کریں، اگر آپ کا جذبہ سچّا ہوا تو آپ اچھی اچھی نیّتیں کرنے کا طریقہ سیکھنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اِن شاءَ اللہ الکریم

(المدخل، 1/7 ملخصاً)

اچھی نیّت کا فائدہ اور بری نیّت کا نقصان

اے عاشقانِ رسول! ہر کام پر ثواب چونکہ اچھی نیّت ہی کی وجہ سے مِلتا ہے اور بُری نیّت سے اچھے سے اچھا کام بے کار ہو جاتا ہے، اس لئے امام بخاری رحمۃُ اللہِ علیہ نے اِس حدیثِ پاک سے کتاب کا آغاز کیا کہ قاری اور مُقْرِی (یعنی پڑھنے اور پڑھانے والا) شیخ و تِلْمِیذ (یعنی استاد اور شاگرد) پڑھنا پڑھانا اچھی نیّت کے ساتھ کریں، کسی بُری نیّت سے نہ کریں ورنہ سب محنت بے کار ہے۔ (نزہۃ القاری، 1/230 تسہیلاً)

امام شمسُ الدّین بِرماوِی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اسی لئے جب امام بخاری رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنی نیّت کو خالص اور مقصد کو سُتھرا کیا تو اللہ کریم نے ان کی کتاب کو مخلوق کے لئے فائدہ دینے والی بنا دیا۔ (اللامع الصبیح بشرح الجامع الصحیح، 1/17، تحت الحدیث:1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

کتاب لکھنے کی نیّت

حضرتِ امام ابوداؤد طَیالِسی رحمۃُ اللہِ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ عالِم کو لازم ہے کہ جب کوئی کتاب لکھے تو اس کی نیّت میں دین کی مدد کا ارادہ ہو، یہ ارادہ نہ ہو کہ عُمدہ تالیف (یعنی اچھی کتاب) کے سبب لوگ مجھے اچھا سمجھیں، اگر یہ ارادہ کرے گا تو اخلاص جاتا رہے گا۔ (تنبیہ المغترّین، ص26)

قرآنِ کریم کے پارہ26، سورۂ محمد کی آیت نمبر7 میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ وَ یُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝﴾ آسان ترجمۂ قرآن کنزُ العرفان: اے ایمان والو! اگر تم اللہ کے دین کی مدد کروگے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدمی عطا فرمائے گا۔

دینِ خدا کی مدد کی 7 صورتیں

"تفسیرِ صِراطُ الجِنان" میں ہے: اللہ پاک کے دین کی مدد کی بہت صورتیں ہیں، ان میں سے 7 صورتیں درج ذیل ہیں:

﴿1﴾ اللہ پاک کے دین کو غالب کرنے کیلئے دین کے دشمنوں کے ساتھ زبان، قلم اور تلوار سے جہاد کرنا۔ ﴿2﴾ دین کے دَلائل کو واضح کرنا، ان پر ہونے والے شُبہات کو دور کرنا، دین کے احکام، فرائض، سُنَن، حلال و حرام کی شرح بیان کرنا۔ ﴿3﴾ نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا۔ ﴿4﴾ دینِ اسلام کی تبلیغ و اِشاعت میں کوشش کرنا۔ ﴿5﴾ وہ قابل و مُستَنَد علما جنہوں نے اپنی زندگیاں دین کی تَرْوِیج و اشاعت کے لئے وقف کی ہوئی ہیں، ان کے نیک مَقاصِد میں ان کا ساتھ دینا۔ ﴿6﴾ نیک اور جائز کاموں میں اپنا مال خرچ

کرنا۔ ﴿7﴾ علما اور مُبَلِّغِین کی مالی خیر خواہی کر کے انہیں دین کی خدمت کے لئے فارغُ البال کرنا۔ ان سات صورتوں کے علاوہ اور بھی بہت سی صورتیں ہیں جو اللہ پاک کے دین کی مدد کرنے میں داخل ہیں۔ (تفسیر صراط الجنان، 9/298 ملخصاً)

مسلمان اچھی نیّت کے سبب ہمیشہ جنّت میں رہے گا

"مِرقاۃُ المَفاتیح شرحِ مِشکوٰۃُ المَصابیح" میں ہے: مسلمان اپنے عمل کی وجہ سے نہیں بلکہ اچھی نیّت کے سبب ہمیشہ جنّت میں رہے گا کیونکہ اگر عمل کی وجہ سے جنّت میں رہتا تو جتنا عمل کیا اتنا یا اس سے چند گُنا زیادہ ٹھہرتا لیکن چونکہ مسلمان کی یہ نیّت ہوتی ہے کہ اگر وہ ہمیشہ زندہ رہا تو ہمیشہ ہی اسلام پر قائم رہے گا لہٰذا اس اچھی نیّت کے سبب اللہ پاک اسے ہمیشہ کے لئے جنّت عطا فرمائے گا۔ اسی طرح کافر اپنی بُری نیّت کی وجہ سے ہمیشہ جہنّم میں رہے گا کیونکہ اس کی یہی نیّت ہوتی ہے کہ اگر وہ ہمیشہ زندہ رہا تو ہمیشہ کافر رہے گا لہٰذا اس نیّت کی وجہ سے اللہ پاک اسے ہمیشہ ہمیشہ جہنّم میں رکھے گا۔ (مرقاۃ المفاتیح، 1/98 ملخصاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کا ہم جتنا احسان مانیں اور شُکر ادا کریں وہ کم ہے کہ اُس نے ہم کو اپنے پیارے پیارے آخری نبی مکی مدنی محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی امت میں مُسلمان پیدا کیا۔

"نیک نیّت" کے 6 حروف کی نسبت سے نیّت کے بارے میں 6 واقعات

﴿1﴾ چلنے کی کوئی نیّت سمجھ نہیں آ رہی

حضرتِ یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری رحمۃُ اللہِ علیہ نے دوا پی تو آپ کی زوجۂ محترمہ نے عرض کی: اگر آپ گھر میں تھوڑی چہل قدمی کر لیں تاکہ دوا کا اثر اچھی طرح ہو تو بہتر ہو گا، آپ

رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: مجھے اس چلنے کی کوئی نیّت سمجھ نہیں آرہی اور میں تو تیس سال سے اپنا مُحاسبہ کررہا ہوں کہ کون سا عمل کس کام کے لئے کیا۔ اب اس کا میرے پاس کوئی جواب ہی نہیں ہے کہ میں نے چہل قدمی کیوں کی۔ (منہاج القاصدین، ص112)

﴿2﴾ کنگھی کرنے کی نیّت تھی آئینہ دیکھنے کی نہیں تھی

ایک بزرگ بالوں میں کنگھی کرنا چاہتے تھے، انہوں نے اپنی زوجۂ محترمہ سے کنگھی لانے کا ارشاد فرمایا، تو زوجہ محترمہ نے عرض کی: آئینہ بھی لے آؤں؟ تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد فرمایا: ہاں! (وہ بھی لے آؤ)۔ خاموش رہنے کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: کنگھی کی تو میری نیّت تھی لیکن آئینہ دیکھنے کی نیّت نہیں تھی اس لئے میں نے تَوَقُّف کیا (یعنی رُک گیا) یہاں تک کہ اس کی نیّت بھی اللہ پاک نے دل میں پیدا فرمادی۔ (احیاء العلوم، 5/101)

﴿3﴾ کھانا اور نہ کھانا دونوں نماز کے لئے

حضرتِ اسحاق رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: حضرتِ عبدُ الرحمٰن بن اَسْود رحمۃُ اللہِ علیہ نیّت کے بغیر روٹی نہیں کھایا کرتے تھے، کسی نے پوچھا روٹی کھانے میں ان کی کیا نیّت ہوتی تھی؟ فرمایا: وہ اس وقت کھانا کھاتے جب ان پر نماز پڑھنا دُشوار ہو جاتا اور طاقت نہیں رہتی تھی اور کھانے میں کمی کر دیتے تھے تاکہ نماز کے لئے نِشاط حاصل ہو سکے، پھر جب کھانے میں کمی کرنے کی وجہ سے کمزور پڑ جاتے تو طاقت حاصل کرنے کے لئے دوبارہ کھانا شروع کر دیتے، ان کا کھانا اور نہ کھانا دونوں نماز کے لئے ہوتے تھے۔ (بستان العارفین للنووی، ص74)

اللہ والوں کی بھی کیا بات ہے! ایک ہم ہیں کہ لَذَّت کے لئے کھاتے پیتے ہیں، ”بہارِ شریعت“ میں لکھا ہے کہ ”تَلَذُّذ و تَنَعُّم یعنی لَذَّت حاصل کرنے اور مَزے لینے کے

لئے کھانا بُری صِفت ہے۔" (بہارِ شریعت، 3/375، حصہ:16)

آہ! ہمارا کیا بنے گا؟ یہ حلال و حرام کی بات نہیں تقوے کی باتیں ہیں، اگر کسی نے لَذَّت کے لئے غذا کھائی تو اس کو گناہ گار نہیں کہیں گے لیکن اگر کوئی اچھی نیّت نہیں ہے تو قیامت کے دن اس کھانے کا حساب دینا پڑے گا۔

﴿4﴾ درس کے لئے جانے سے پہلے نیّتیں کرتے

حضرتِ علامہ شریف سَمْہُودی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ہمارے شیخ، فَقِیْہُ الْعَصر شَرَف مُناوِی رحمۃُ اللہِ علیہ جب درس کے لئے تشریف لے جانے لگتے تو پہلے اپنے گھر کے صحن میں کھڑے ہو کر ریاکاری سے بچنے اور اخلاص کے حُصول کے لئے نیّت کو ذہن میں دُہراتے۔ (فیض القدیر، 2/286، تحت الحدیث:1725)

یعنی پہلے ٹھہر کر یہ ذہن بناتے کہ میں جو کرنے جارہا ہوں یہ صرف اللہ پاک کو راضی کرنے کے لئے کروں گا، دکھاوا اور ریاکاری کرنے کے لئے نہیں کروں گا۔

رِیاکاری کی تعریف

"رِیا" کے لُغَوی معنیٰ "دِکھاوے" کے ہیں۔ "اللہ پاک کی رِضا کے علاوہ کسی اور اِرادے سے عبادت کرنا رِیاکاری کہلاتا ہے۔" گویا عبادت سے یہ غَرَض ہو کہ لوگ اس کی عبادت پر آگاہ ہوں تاکہ وہ ان لوگوں سے مال بَٹورے یا لوگ اس کی تعریف کریں یا اسے نیک آدمی سمجھیں یا اسے عزّت وغیرہ دیں۔ (نیکی کی دعوت، ص66)

﴿5﴾ جیسی نیّت ویسا پھل

اے عاشقانِ رسول! اچھی نیّت اچھا اور بُری نیّت بُرا پھل لاتی ہے بلکہ بسا اوقات بُری

نیّت کا بُرا پھل ہاتھوں ہاتھ ظاہر بھی ہو جاتا ہے، جیسا کہ حضرتِ عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما فرماتے ہیں: ایک بادشاہ ایک بار اپنی سلطنت کے دَورے پر نکلا، اِس دَوران ایک شخص کے پاس اُس کا قیام ہوا، (میزبان بادشاہ کو جانتا نہیں تھا) میزبان نے شام کو اپنی گائے کو دوہا تو بادشاہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اُس سے 30 گایوں کے برابر دودھ نکل پڑا! بادشاہ نے دل ہی دل میں وہ اَنوکھی گائے چھین لینے کی بُری نیّت کر لی۔ دوسرے روز شام کو اُس گائے سے آدھا دودھ نکلا، بادشاہ نے جب تَعَجُّب کا اِظْہار کیا تو میزبان صاحب کہنے لگے: ”بادشاہ نے اپنی رِعایا کے ساتھ ظُلم کی نیّت کی ہے جس کی نُحُوست سے آج دودھ آدھا ہو گیا ہے، (حالانکہ اس کو پتا نہیں تھا کہ یہ بادشاہ ہے)، جب بادشاہ ظالم ہو تو بَرَکت ختم ہو جاتی ہے“ میزبان سے جب یہ حیرت انگیز اِنکشاف بادشاہ نے سُنا تو اس نے اَنوکھی گائے ظُلماً چھین لینے کی نیّت ختم کر دی۔ چُنانچِہ دوسرے دن گائے نے پھر اُتنا ہی دودھ دیا جتنا پہلے دیا تھا۔ اِس واقعے سے بادشاہ کو بڑی عِبرت حاصِل ہوئی اور اُس نے اپنی رِعایا پر ظُلم کرنا بند کر دیا۔

(شعب الایمان، 6/53، حدیث: 7475)

﴿6﴾ نیّت پر عمل کا اَنوکھا انداز

حضرتِ نافع رضی اللہُ عنہ (جو کہ حضرت عبدُ اللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما کے غلام تھے) فرماتے ہیں کہ حضرت عبدُ اللہ اِبنِ عمر رضی اللہُ عنہما روزہ رکھا کرتے اور حضرتِ بی بی صفیہ بنتِ عبید رضی اللہُ عنہا ان کی افطاری کے لیے کوئی چیز بنا دیا کرتی تھیں، ایک دن ان کے پاس عمدہ قسم کا انار لایا گیا تو دروازے پر ایک سائل نے سوال کیا، آپ رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: ”یہ اُسے دے دو۔“ لیکن حضرت بی بی صفیہ رضی اللہُ عنہا نے عرض کی: ”اُس کے لئے اِس سے بہتر ہے، پھر

www.dawateislami.net

حضرت بی بی صفیہ رضی اللہُ عنہا نے مجھ (یعنی حضرتِ نافع رضی اللہُ عنہ) سے فرمایا: اسے فلاں چیز دے دو۔ پھر جب وہ انار حضرتِ عبدُ اللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما کے سامنے پیش کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: ”اسے اُٹھاؤ اور کسی دوسرے سائل کو دے دو کہ میں اسے صدقہ کرنے کی نیّت کر چکا ہوں۔“ (حسن اخلاق، ص80)

سبحانَ اللہ! راہِ خدا میں دینے کی نیّت بھی واپس نہیں لی، حالانکہ (صرف نیّت سے) ان کی مِلک میں کوئی فرق نہیں پڑا تھا، پھر بھی نیّت کی ثواب اس کو پورا کرنے کا ذہن ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

جتنی نیّتیں زیادہ اتنا ثواب زیادہ

”صحیح بخاری شریف“ کی پہلی حدیثِ پاک میں یہ بھی ہے: ”اِنَّمَا لِکُلِّ امْرِیءٍ مَّانَوٰی“ یعنی ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیّت کی۔ علمائے کرام کے ایک گروہ کا یہ فرمانا ہے کہ اس جُملے سے مقصد یہ ہے کہ بندہ نیک عمل میں جس طرح کی اور جتنی نیّتیں کرے گا اسے ویسے ہی بدلہ ملے گا، یعنی پہلے جُملے میں اس بات کا بیان تھا کہ ہر جائز عمل کے عبادت بننے کے لئے نیّت شرط ہے اور اِس جملے میں اس بات کا بیان ہے کہ مومن شخص نیک عمل میں جس طرح کی اور جس قدر نیّت کرے گا اسے ویسا اور اتنا ہی ثواب ملے گا۔

(ارشاد الساری، 1/93)

عالمِ نیّت اعلیٰ حضرت کا ارشادِ بابرکت

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”جب کام کچھ بڑھتا نہیں، صِرف نیّت کر لینے میں ایک نیک کام کے دس ہو جاتے ہیں تو ایک ہی نیّت کرنا کیسی حماقت اور بلاوجہ اپنا نقصان ہے۔“ (فتاوٰی رضویہ، 23/157)

اے عاشقانِ رسول! نیّت کے موضوع پر مکتبۃُ المدینہ کی دو کتابیں: ﴿1﴾ ”ثواب بڑھانے کے نسخے“ اور ﴿2﴾ ”بہارِ نیّت“ ہَدِیَّۃً حاصِل فرمائیے، یہ کُتُب دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے مفت ڈاؤن لوڈ بھی کی جاسکتی ہیں۔ اَب ”ختمِ بخاری شریف“ کی تقریب میں بیان کی جانے والی بخاری شریف کی آخری حدیث پاک پڑھئے:

بخاری شریف کی آخری حدیثِ پاک

عَنْ اَبِیْ زُرْعَۃَ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ”کَلِمَتَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ، خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ، ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ“ ترجمہ: حضرتِ اَبُو زُرعہ رحمۃُ اللہِ علیہ حضرتِ اَبُو ہُریرہ رضی اللہُ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کو دو کلمے بہت پسند ہیں، وہ دونوں کلمے زبان پر ہلکے ہیں اور میزانِ عمل میں بھاری ہیں (اور وہ دو کلمے یہ ہیں:) سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ (بخاری، 4/600، حدیث: 7563)

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: رب تعالیٰ کو یہ کلمات بڑے پیارے ہیں تو جو اِن کا وِرد کرے گا وہ بھی پیارا ہو گا اس کی زبان پیاری ہو گی۔ (مراٰۃ المناجیح، 3/338)

اچھے اخلاق حاصل ہونے کا ذریعہ

حضرت امام رَبّانی مُجدِّد اَلفِ ثانی رحمۃُ اللہِ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ان کلمات ”سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ“ کے زبان پر ہلکے ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان کے حُروف کم ہیں اور ان کلمات کے میزان پر وزن دار ہونے اور اللہ پاک کے پیارے ہونے کی وجہ

یہ ہے کہ پہلے کلمے کا پہلا حِصّہ "سُبْحَانَ اللّٰہ" اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ اللہ پاک اُن تمام باتوں سے بَری ہے جو اس کی پاک بارگاہ کے لائق نہیں۔ تسبیح یعنی سُبْحَانَ اللّٰہ پڑھنا گناہوں کے مٹانے اور بُرائیوں کے معاف ہونے کا وسیلہ ہے، اُمّید ہے کہ اللہ پاک "سُبْحَانَ اللّٰہ" کہنے والے یا وہ وِرد جس میں اللہ کی پاکی بیان کی گئی ہو اُس کے پڑھنے والے کو ان تمام باتوں سے پاک کرے گا جو اس پڑھنے والے کے لائق نہیں اور اللہ پاک اپنی تعریف کرنے والے کے اندر صِفاتِ کمال ظاہر کرے گا، ان کَلِمات کو بار بار پڑھنے کے سبب گناہ دور ہوتے اور ان کے ذریعے اچھے اخلاق حاصل ہوتے ہیں۔ (مکتوبات امام ربانی (اردو)، 1 754 ملخصاً) حضرت امام شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: اللہ پاک کی پاکی بیان کرتے رہنے سے وَباؤں سے حِفاظت ہوتی ہے۔

اچھی نیّت کا فائدہ

حضرت امام بخاری رحمۃُ اللہِ علیہ نے "صحیح بخاری شریف" کو "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ یعنی اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے" والی حدیثِ پاک سے شروع فرمایا اور اس حدیث (یعنی بخاری شریف کی آخری حدیث) پر اپنی کتاب کو ختم فرمایا، اس کی وجہ یہ ہے کہ حدیثِ نیّت کا تَعَلُّق دنیا سے ہے چونکہ دنیا اعمال کا گھر ہے اور اعمال کا ثواب نیّت پر موقوف ہے اور بخاری شریف کی اس آخری حدیث کا تَعَلُّق آخِرت سے ہے کیونکہ ہمارے اعمال کا آخرت میں وزن کیا جائے گا، اس میں ایک عُمدہ اِشارہ ہے کہ میزانِ عمل میں اسی کے اعمال کا وزن بھاری ہو گا جس کی نیّت اچھی ہو گی۔ اللہ کرے ہمارے اندر اچھی اچھی نیّتوں کا جذبہ پیدا ہو اور ہم علمِ نیّت حاصل کرنے والے بنیں، اللہ کریم توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

فہرست

دُرُود شریف کی فضیلت	01	عبادت کے 2 جُز	11
امام بخاری اور بخاری شریف	02	اچھی نیّت کا فائدہ اور بُری نیّت کا نقصان	11
بخاری شریف کیسے لکھی گئی؟	02	کتاب لکھنے کی نیّت	13
بخاری شریف میں کتنی اَحادیث ہیں؟	03	دینِ خدا کی مدد کی 7 صورتیں	13
بخاری شریف لکھنے کا سبب	03	مسلمان اچھی نیّت کے سبب ہمیشہ جنّت میں	14
صحیح حدیث کا مطلب	03	نیّت کے بارے میں 6 واقعات	14
بخاری شریف کی برکتیں	04	چلنے کی کوئی نیّت سمجھ نہیں آرہی	15
میری کتاب کا درس کیوں نہیں دیتے؟	04	کنگھی کرنے کی نیّت تھی آئینہ کی نہیں	15
بخاری شریف کی پہلی حدیثِ پاک	05	کھانا اور نہ کھانا دونوں نماز کے لئے	15
شرحِ حدیث اور راوی کا مختصر تعارُف	05	درس کے لئے جانے سے پہلے نیتیں کرتے	16
حدیثِ پاک کے لفظ "اَلْاَعْمَال" سے مراد	06	رِیاکاری کی تعریف	16
نیّت کسے کہتے ہیں؟	06	جیسی نیّت ویسا پھل	16
نیّت کے متعلق 3 فرامینِ مصطفٰے	07	نیّت پر عمل کا اَنوکھا انداز	17
بزرگانِ دین اور علمِ نیّت	07	جتنی نیتیں زیادہ اتنا ثواب زیادہ	18
عبادت کی 2 قسمیں	08	عالمِ نیّت اعلیٰ حضرت کا ارشادِ بابَرَکت	18
نیّت کے بدلنے سے حکم بدل جاتا ہے	09	بخاری شریف کی آخری حدیثِ پاک	19
کسی کو رِیاکار نہ کہیں، نہ سمجھیں	09	اچھے اخلاق حاصل ہونے کا ذریعہ	19
خوبصورت بات	10	اچھی نیّت کا فائدہ	20
دین کا تہائی حصّہ	11		

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



978-969-722-762-4
01082540

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net